126278-رخصتی کی تقریب میں برائی کا ارتکاب

سوال

میں تیئس برس کی لڑکی ہوں میرے آفس کے ایک دوست نے فروری میں میرے ساتھ شادی کا پیغام بھیجا ہے، لیکن میرے والدین کا اصرار کیا کہ منگنی کی تقریب کو اپریل تک مؤخر کریں تاکہ وہ تیاری کر سکیں، یہ علم میں رہے کہ منگنی کی تقریب ہمارے گھر میں تھی نہ کہ میرج ہال یا کسی اور جگہ بہر حال ہم نے صبر کیا اور الحمد للہ منگنی ہو گئی.

اور اس کے کچھ ہی عرصہ بعد فلیٹ کے متعلق مشکلات شروع ہو گئیں، میرا منگیتر بھی ابتدائی زندگی میں باقی دوسرے نوجوانوں کی طرح ہی ہے، لیکن میرے والد صاحب کا اصرار ہے کہ وہ اپنا فلیٹ خریدے، حالانکہ میرے منگیتر کے ساتھ اتفاق یہ ہوا تھا کہ اگر فلیٹ نہ خرید سکا تو شادی کرنے کے لیے کرایہ پر فلیٹ حاصل کریگا.

پھر ہم نے فلیٹ تلاش کرنا شروع کیا تو جہاں ہم فلیٹ دیکھتے وہاں والدین کو پسند نہ آتا، حالانکہ انہوں نے بغیر کسی دلیل اور مناقشہ کے ہم پر معین مقامات پر فلیٹ کرایہ پر لینا لازم کیا تھا، وہ کہتے ہیں کہ فلیٹ ہمارے قریب ہونا چاہیے، اور جب ہم بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو والد صاحب مانتے نہیں اور منگنی توڑنے کی دھمکی دیتے ہیں، پھر ہم نے دوبارہ نئے سرے سے فلیٹ کرایہ پر تلاش کرنا شروع کیا لیکن ہم چھوٹا فلیٹ کرایہ پر لینا چاہتے ہیں، اور اچانک میرے والد صاحب نے مجھے کہا کہ مجھے اس کی سوچ اور فکر اچھی نہیں لگی، اور دو برس کے لیے فلیٹ کرایہ پر لینے میں اس کی ضمانت نہیں ہے اور مجھے تیرے متعلق خطرہ ہے، اور مجھے زندگی میں کوئی تجربہ حاصل نہیں ہے، اور میں اپنے شعور اور احساس کے پیچھے بھاگ رہی ہوں، والد صاحب یہ منگنی توڑنا چاہتے ہیں، میں مان گئی، لیکن میرے منگیتر نے دوبارہ کوشش کی اور الحمد للہ ایک بار پھر یہ منگنی بحال ہو گئی.
ہمیں ایک نیا فلیٹ مل گیا اور ہم نے یہ پانچ برس کے لیے کرایہ پر لے لیا، اور والد صاحب بھی مان گئے، اور وہ مجھے کہتے ہیں کہ یہ مضمون نہیں، یہ رمضان سے دو ہفتے قبل کی بات ہے، ہم نے والدہ کو تیاری کرنے پر راضی کرنے کی کوشش کی تاکہ وقت ضائع نہ ہو اور بغیر استعمال کیے فلیٹ کا کرایہ بھی ویسے ہی ادا نہ کرنا پڑے، لیکن والدہ نے انکار کر دیا اور کہنے لگی رمضان کے بعد دیکھیں گے.

میرا منگیتر اس فلیٹ کا کرایہ ادا کر رہا جسے حاصل کرنے پر ہمیں مجبور کیا گیا ہے اور جگہ بھی والدین کی مرضی کے مطابق ہے تاکہ میرے والدین کو پسند آ جائے، رمضان المبارک کے بعد ہم تیاری ہونے لگی اور منگیتر نے فلیٹ کو رنگ کرانا اور گھریلو سامان خریدنا شروع کر دیا، اور گھریلو سامان کی خریداری میں ایک بار پھر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور والدین کہنے لگے کہ انہیں ہم سے زیادہ علم ہے اور وہ زیادہ ذوق رکھتے ہیں، اور جو چیز انہیں پسند ہو گی وہی خریدی جائیگی چاہے وہ جتنی بھی مہنگی اور قیمتی ہو وگرنہ یہ منگنی توڑ دی جائیگی، مجبورا ہم نے ان کی مرضی کے مطابق گھریلو اشیاء خریدی جن کی قیمت چوالیس ہزار تھی، منگیتر نے اس پر موافقت کی تاکہ یہ منگنی ختم نہ ہو، اور ہم منگنی کی مدت کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اللہ ہماری حفاظت فرمائے کیونکہ ہمارے درمیان محبت ہے. اور اس میں اضافہ ہو رہا ہے، ہم اپنی شادی میں اللہ کی اطاعت چاہتے ہیں اور میرا منگیتر اخلاق والا اور اپنے ارد گرد ہر شخص کو پسند کرنے والا ہے، لیکن افسوس ہے کہ میرے والدین کو پسند نہیں کرتا.

اس نے گانے نہ سننے اور پینٹ شرٹ کو ترک کرنے میں میری مدد کی ہے، اور ہر وقت مجھے اللہ کی نافرمانی سے دور رہنے کی ترغیب دلاتا رہتا ہے، لیکن افسوس والد صاحب اس کو تشدد محسوس کرتے ہیں، اور کہتے ہیں انہوں نے میری تربیت دین پر کی ہے وہ کافر تو نہیں اور نہ فاسق ہیں کہ اسے اس کا منگیتر جو کہتا ہے وہی کروں.

اب ہمیں اور ایک اور بڑی مشکل یہ درکار ہے وہ رخصتی کے موقع کی تقریب ہے ہماری خواب تھی کہ ہم ایک نیا کام سر انجام دینگے میں کھلا اور واسع لباس پہنوں گی اور میک اپ نہیں

کرونگی اور نہ ہی سٹیج پر بیٹھوں گی جس میں مرد و عورت کا اختلاط ہو.

لیکن یہ سارے خواب اس وقت چکنا چور ہو گئے جب ہم نے والد صاحب کو اس پر منانے کی کوشش کی اور اس کا سبب رخصتی کی تقریب کا خرچ زیادہ ہونا بتایا تو میرے والد صاحب کہنے لگے ہم اس رخصتی کو ایک یا دو برس لیٹ کر لیتے ہیں تا کہ اس تقریب کے لیے رقم اکٹھی ہو جائے ، اور ہم اس پر موافق ہو گئے ، لیکن وہاں نہ تو رقص ہوا اور نہ ہی ناچ گانا تو انہوں نے اس پر بھی بہت زیادہ اعتراض کیا ، اور اب میں یہ سوچ رہی ہوں کہ ہم ان کی بات مان لیتے ہیں لیکن رخصتی کی تقریب سے ایک روز قبل جب عقد نکاح لکھا جائے تو ہم میرج ہال نہیں جائینگے بلکہ ہم سیدھے اپنے فلیٹ میں جائیں تا کہ ہم اپنی زندگی کی ابتدا اللہ کی نافرمانی و معصیت سے شروع نہ کریں ، لیکن مجھے خدشہ ہے کہ اس میں انہیں بہت زیادہ تکلیف اور صدمہ سے دوچار ہونا پڑیگا ، اور اس میں ان کی ذلت و رسوائی ہوگی.

مجھے اس میں کیا کرنا چاہیے کیا وہ مال جو اس تقریب میں خرچ ہو گا وہ حرام ہے ، یا ہمیں ان کی موافقت کرتے ہوئے میرج ہال جانا چاہیے ، یا ہم انہیں چھوڑ دیں ، میں اپنے رب کی اطاعت کرنا چاہتی ہوں اگرچہ میرے گھر والے اسے تشدد ہی سمجھتے ہوں.

لیکن یہ اس وقت ہی پوری ہو گا جب میری شادی ہوگی اور میں اس گھر کو ترک کرونگی ، میں اپنے گھر والوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی ، حالانکہ مجھے علم ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ صحیح نہیں لیکن میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی.

میرا منگیتر کہتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہے اس میں ثابت قدمی کی ضرورت ہے ، کیونکہ اگر ہم ان کی موافقت کرتے ہوئے تقریب میں حاضر ہوتے ہیں تو ہم اللہ کے نافرمان ٹھرینگے ، اور اگر نہ جائیں اور انہیں چھوڑ دیں تو یہ میرے خاندان والوں کے لیے رسوائی اور ذلت کا باعث ہے ، یہ علم میں رہے کہ نکاح ہو جانے کے بعد میں اپنے خاوند کی اطاعت میں ہوں لیکن میں اپنے گھر والوں کے لیے بھی حرج اور مشکل پیدا نہیں کرنا چاہتی.

پسندیدہ جواب

اول :

آپ کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ
کی شریعت کا التزام کرنا اور اللہ کی حدود کو پامال نہ کرنا ایک عظیم نعمت ہے ، اس
کی قدر وہی جانتا ہے جس نے یہ نعمت چکھی ہو اور اسے یہ نعمت حاصل ہوئی ہو.

ہم نے آپ کے طویل سوال پر بھی غور
کیا ہے ، اور آپ کے والدین کے موقف پر بھی غور کرتے ہیں ، پھر اللہ کی قسم ہمیں اس پر
تعجب ہوتا ہے جو آپ نے بیان کیا ہے کہ کبھی فلیٹ کے حصول میں والدین دخل اندازی
کرتے ہیں ، اور کبھی قیمتی گھریلو سامان کی خریداری کرنے پر زور دیتے ہیں.

اور پھر رخصتی کی تقریب میں ایسے
اعمال سرانجام دینے کی حرص رکھنا جس پر اللہ راضی نہیں ہے، اور پھر شادی کو سال یا
دو سال لیٹ کرنے کو قبول کرنا تاکہ اس تقریب کے لیے رقم اکٹھی ہو سکے، یہ سب کچھ
دین کے حقیقی التزام سے دوری کا نتیجہ ہے.

یہ کام صرف شریعت کے اعتبار سے ہی
غلط نہیں بلکہ اس میں مال کا بھی ضیاع ہے، اور پھر منگیتر کو بھی متنفر کرنا ہے،
اور لڑکی کی شادی کی مصلحت میں بھی تعطل پیدا کرنا ہے اور خاص کر معصیت دین اور
دنیا کے فساد کا نام ہی ہے.

دوم :

مرد و عورت سے مخلوط یا پھر گانے
بجانے اور موسیقی و رقص پر مشتمل تقریبات منانا جائز نہیں، اور اسی طرح دلہن اور
بیوی کا میک اپ کر کے اجنبی اور غیر محرم مردوں کے سامنے آنا بھی جائز نہیں، بلکہ
یہ سب برائی ہے اور اس سے دور رہنا واجب ہے، اور اس طرح کی تقریبات میں شریک بھی
نہیں ہونا چاہیے، اور یہ بھی غفلت ہے کہ خاوند اور بیوی اپنی زندگی کی ابتدا معصیت
و نافرمانی سے شروع کریں.

سوم :

آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے اگر آپ کے
والدین اس پر مصر ہیں تو آپ کو درج ذیل کام کرنا ہونگے :

1 ان دونوں کو نصیحت کریں اور
انہیں بتائیں کہ اس طرح کی تقریبات جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی رضا حاصل نہیں ہوتی جائز نہیں.

2 اس سلسلہ میں آپ عقل و دانش
رکھنے والے افراد سے معاونت حاصل کریں یا تو منگیتر کے خاندان سے یا پھر اپنے رشتہ
داروں سے جو آپ کے والدین کو مطمئن کریں.

3 آپ کے والد اہل علم میں سے جس
شخص کی بات سنتے اور تسلیم کرتے ہیں اس سے معاونت حاصل کریں، یہ اس طرح کہ آپ اس

عالم دین سے سوال دریافت کریں یا پھر اس سے کوئی نصیحت طلب کریں.

4 والدین کو یہ یاد دہانی کرانا
ضروری ہے کہ شریعت کی بات ماننا واجب ہے، اور شریعت جو کہتی ہے اس کے سامنے سر خم
تسلیم کرنا چاہیے، اور خاص کر جبکہ آپ کے والدین یہ باور کرانے کی کوشش کراتے ہیں
کہ وہ صحیح اور شریعت پر چلنے والے مسلمان ہیں، اور وہ کافر یا فاسق نہیں.

5 منگیتر کو لڑکی کے خاندان والوں
کے سامنے کمزور نہیں ہونا چاہیے، بلکہ وہ ایسا ہو کہ اس کی بات سنی جائے، اور وہ
اپنے صحیح موقف پر اصرار کرے، وگرنہ اس کی ازدواجی زندگی بعد میں اجیرن بن جائیگی
اس کے نتیجہ میں لڑکی والے اس کی زندگی میں دخل اندازی کرتے ہی رہینگے.

6 اگر مندرجہ بالا وسائل نہ مل
سکیں، تو آپ یہ اعلان کر دیں کہ آپ کا ان برائیوں سے کوئی تعلق نہیں اور آپ اس کے
ذمہ دار نہیں، اور آپ نہ تو اس کو مرتب کرنے میں شریک ہوں اور نہ ہی اس میں اپنی
رقم خرچ کریں، پھر جب یہ تقریب منعقد کی جائے تو آپ دونوں اس سے غائب ہو جائیں، یا
پھر وہاں جائیں لیکن جب اس طرح کی برائی ہونے لگے تو آپ ان سے علیحدہ ہو جائیں.

اگرچہ اس کا آپ کے والدین پر اثر ہو
گا لیکن وہ حل جس سے آپ حرام میں پڑنے سے بچ سکتے ہیں وہ یہی ہے، اور آپ اس سے اپنے
والدین کے ساتھ صحیح تعلق رکھنا چاہتے ہیں جو آپ کے والدین کو مستقبل میں آپ کی
زندگی میں دخل اندازی کرنے سے روک سکے گا.

اور ہم امید کرتے ہیں معاملہ اس آخری
حل تک نہیں پہنچے گا، ہو سکتا ہے جب آپ کے والدین یہ دیکھیں کہ آپ مکمل اصرار کے
ساتھ اس تقریب سے انکار کر رہے ہیں تو وہ اس برائی سے رجوع کر لیں.

چہارم :

آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ منگیتر شخص
بھی لڑکی کے لیے دوسرے اجنبی لوگوں کی طرح غیر محرم ہی ہے، اس لیے اس کے ساتھ نہ تو
مصافحہ کرنا جائز ہے، اور نہ ہی خلوت کرنی، اور نہ ہی بات چیت میں نرم رویہ اور لچک

پیدا کرنی، یہ اللہ کی حدود ہیں جس پر عمل کرنا اور ان کی پامالی سے اجتناب کرنا ضروری ہے چاہے یہ عادات و عرف اور رسم و رواج کے خلاف ہی ہوں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{یہ اللہ کی حدود ہیں ان کی پامالی مت کرو، اور جو کوئی بھی اللہ کی حدود پامال کرتا ہے تو یہی لوگ ظالم ہیں} البقرۃ (229).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق و کامیابی سے نوازے اور آپ کے ایمان و ہدایت اور اطاعت میں اور اضافہ فرمائے.

واللہ اعلم.